REGD. No. L. 5254
351
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

۲۸ شعبان ۱۳۷۵ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۱ شہادت ۱۳۳۵ ہش | ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی نہیں"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ کل ٹمپریچر نارمل رہا۔ اور ضعف بھی کم رہا۔ احباب کرام محترم نواب صاحب کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

درخواستِ دعا

مکرم مولوی رحمت علی صاحب اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہوگیا

کراچی ۱۰ اپریل۔ کل رات قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ ایوان نے کل ۲۹ بل اور ترامیم منظور کیں۔

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کی علالت

ربوہ ۱۰ اپریل۔ کل ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کا معائنہ کیا۔ نتیجۃً معلوم ہوا کہ آپ کو نمونیہ ہے۔ جس کا اثر دونوں پھیپھڑوں پر ہے۔ مولوی صاحب از حد کمزور ہو چکے ہیں اور حالت خطرہ سے باہر نہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے حضرت مولوی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قیادتِ ربوہ کا ماہانہ جلسہ

آج مورخہ ۱۰؍۴؍۵۶ بروز منگل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں قیادت ربوہ کا ماہانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مکرم قریشی نیر دلی الدین صاحب شاہد تقاریر فرمائیں گے۔ تمام خدام کا جلسہ میں شریک ہونا ضروری ہے۔ انصار حضرات بھی شامل ہو کر مستفید ہو سکتے ہیں۔ ناظم تعلیم قیادت

امریکہ مشرق وسطیٰ میں جارحانہ کارروائیوں کی روک تھام کے لئے ضروری قدم اٹھائیگا

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے طویل مذاکرات کے بعد صدر آئزن ہاور کا اعلان

واشنگٹن ۱۰ اپریل۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ امریکہ نے مشرق وسطی میں جارحانہ کارروائیوں کی روک تھام کے سلسلہ میں جو ذمہ داریاں قبول کی ہیں۔ وہ انہیں آئینی طریقوں سے پورا کرنے کی کوشش کرے گا۔ انہوں نے یہ اعلان وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس سے مشرق وسطی کی صورت حال کے متعلق طویل مذاکرات کرنے کے بعد کل واشنگٹن میں کیا۔ امریکہ نے مصر اور اسرائیل پر زور دیا ہے۔ کہ وہ عارضی صلح کے نگران اعلیٰ میجر جنرل برنز کی ہدایتوں کے مطابق جنگ بند کرنے کے حکم پر عمل کریں۔ کل قاہرہ اور تل ابیب میں مقیم امریکی سفیروں نے دونوں حکومتوں کے سربراہوں سے ملاقات کر کے ان پر امریکہ کی طرف سے واضح کیا کہ سرحدوں پر کوئی اور حادثہ نہیں ہونا چاہیئے۔ نیز انہوں نے اپیل کی۔ کہ دونوں ملک اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ کے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

روس اور منگولیا کی مشترکہ کمپنی

ماسکو ۱۰ اپریل۔ روس نے دو ریلوے لائنیں اور اس کی تمام گاڑیاں روس اور منگولیا کی ایک مشترکہ کمپنی کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کل اس بارے میں یہاں طرفین کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوگئے۔

— ماسکو ۱۰ اپریل۔ روس کی مجلس وزراء کے نائب صدر کو ان کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔

آئندہ جمعہ تک لنکا میں نئی حکومت برسر اقتدار آجائے گی

انتخابات میں آٹھ وزیروں کے علاوہ اسمبلی کے سپیکر بھی ناکام ہوگئے

کولمبو ۱۰ اپریل آج لنکا میں عام انتخابات کا آخری دن ہے۔ اب تک ۴۰ نشستوں کے نتیجہ کا اعلان ہوا ہے۔ جن میں سے حکومت کی مخالف متحدہ محاذ پارٹی ۵۴ نشستیں حاصل کر چکی ہے۔ برسر اقتدار پارٹی کو آٹھ نشستیں اور باقی کمیونسٹوں کو ملی ہیں۔ ابھی ۲۱ نشستوں کے نتیجہ کا اعلان باقی ہے۔ متحدہ محاذ پارٹی کے لیڈر مسٹر بندرا نائیکے کو یقین ہے کہ وہ آئندہ جمعہ کے روز تک نئی حکومت بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ انتخابات میں ایک اور وزیر کو شکست ہو گئی ہے اور اس طرح اب تک آٹھ وزیر انتخابات میں ناکام ہو چکے ہیں۔

علاوہ ازیں اسمبلی کے سپیکر سر البرٹ پیریز کو بھی شکست ہو گئی ہے۔ مسٹر بندرا نائیکے سوشلسٹ ہیں۔ اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی بین الاقوامی پالیسی سے اتفاق رکھتے ہیں۔ وہ اس خیال کے حامی ہیں کہ سیلون کو ری پبلک قرار دے کر تمام برطانوی اڈے یہاں سے ختم کر دیئے جائیں۔ انگلستان کے اخبار مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے کہ لنکا کے عام انتخابات ایک نئی پارٹی کی کامیابی پر ہی دلالت نہیں کرتے بلکہ ایک نئے دور کے آغاز کی پیش خیمہ ہیں۔

کراچی میں تیار کی ہوئی پہلی موٹر کار

کراچی ۱۰ اپریل۔ وزیر صنعت جناب حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے کل کراچی میں تیار کی ہوئی پہلی موٹر کار شہر کی سڑکوں پر چلائی۔ اس موٹر کا انجن اور بعض اہم پرزے باہر سے منگوائے گئے تھے۔ باقی تمام سامان پاکستان میں ہی تیار کیا گیا تھا۔ موٹر سازی کا جو کارخانہ قائم کیا گیا ہے۔ اس میں اس طرح کی تین سو موٹریں سالانہ تیار ہو سکتی ہیں۔ امید ہے اگلے سال یہ تعداد دوگنی ہو جائے گی۔

عالمی بنک کا وفد کراچی آرہا ہے

کراچی ۱۰ اپریل۔ عالمی بنک کا ایک وفد کل کراچی پہنچ رہا ہے۔ وفد دو ہفتہ تک پاکستان کا دورہ کرے گا۔ اور پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں وزیر اعظم وزیر خزانہ اور اسٹیٹ بنک کے گورنر سے بات چیت کرے گا۔

شاہ حسین دمشق پہنچ گئے

دمشق ۱۰ اپریل۔ اردن کے شاہ حسین شام کے تین روزہ دورے پر دمشق پہنچ گئے ہیں۔ وہ اسرائیل کی جارحانہ سرگرمیوں کے سدباب کے بارے میں شام کے صدر اور دیگر زعماء حکومت سے بات چیت کریں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔
ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء

انتخابات

پاکستان کے اسلامی جمہوریہ بننے کے بعد اب نئے انتخابات ہوں گے۔ انتخابات میں حصہ لینے والے لیڈروں نے ابھی سے اس کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ جیسا کہ حکومت نے بار بار یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ آئندہ انتخابات کو ان برائیوں سے پاک کرنا ضروری ہے۔ جو عام طور پر انتخابات میں پیدا ہوتی ہیں۔ یقیناً یہ حکومت کا فرض ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ انتخابات میں ان تمام برائیوں کو پیدا ہونے سے روکے۔ جن کی وجہ سے ناجائز طور پر بعض ایسے لوگ آگے آجاتے ہیں۔ جو محض پارٹی بازی کو اپنا ذریعہ عروج سمجھتے ہیں۔ اور باوجود نا قابل ہونے کے اہم جگہوں پر قابض ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ملک وقوم کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

اب چونکہ دستور میں اسلامی دفعات بھی شامل کر لی گئی ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے ہر ایک معاملہ میں اسلامی اخلاقی اصولوں کو مدنظر رکھیں۔ تاکہ جو لوگ برسر اقتدار آئیں وہ ان فرائض کے ادا کرنے کے اہل ہوں۔ جو ان کے سپرد کئے جائیں۔ محض جوڑ توڑ کے سہارے ابھرنے کی خواہش رکھنے والے نالائق لوگوں کو آگے آنے کا موقع نہیں ملنا چاہیئے۔

قرآن کریم نے اس کے متعلق نہایت واضح ہدایت دی ہوئی ہے۔ کہ

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا۔ (نساء) یعنی اللہ تعالےٰ تم کو حکم دیتا ہے۔ کہ امانتیں اہل لوگوں کے سپرد کرو۔

حکومت کے عہدے عوام کی امانت ہوتے ہیں۔ اس لئے عوام کو اللہ تعالےٰ خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ عہدے ایسے لوگوں کے سپرد کرو۔ جو ان عہدوں کے فرائض باحسن طریق سرانجام دینے کے اہل ہوں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ حکمرانوں کے لئے بھی یہ ہدایت دیتا ہے۔ کہ

الذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون (مومنون) وہی لوگ فلاح پاتے ہیں۔ جو اپنی سپرد کی گئی امانتوں اور وعدوں پر نگران ہوں۔ یعنی انہیں باحسن طریق پورا کریں۔

اس طرح اللہ تعالےٰ نے انتخاب کرنے والوں اور انتخاب میں آنے والوں دونوں فریقوں کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ انتخاب کرنے والوں کا تو یہ فرض ہے۔ کہ وہ اہل لوگوں کا انتخاب کریں۔ اور جو اس کام کے لائق نہیں ہیں۔ انہیں ہرگز عہدے سپرد نہ کریں۔ اور انتخابات میں کامیاب ہونے والوں کو بھی حکم دیا ہے۔ کہ وہ قوم کی امانتوں کو جو ان کی قابلیت پر حسن ظن کر کے قوم نے ان کے سپرد کی ہیں۔ ان کی سرانجام دہی میں دیانتداری برتیں۔ اس طرح اسلامی جمہوریہ کی حکومت کا فرض ہے۔ کہ آئندہ انتخابات کے لئے وہ ملک میں ایسی پاک اور منزہ فضا تیار کرے۔ کہ محض جوڑ توڑ اور پارٹی بازی کامیاب نہ ہو سکے۔ بلکہ صرف اہل لوگ منتخب ہو کر برسر اقتدار آئیں۔ ایسی فضا تیار کرنے کے لئے حکومت کا سب سے بڑا فرض یہ ہے۔ کہ وہ عوام کی ذہنیت کو بلند کرنے کے لئے مہم چلائے۔ تاکہ وہ حتی الوسع صحیح نقطۂ نظر سے انتخابات میں حصہ لیں۔ اور مختلف قسم کے لالچوں اور نعرہ بازیوں سے متاثر نہ ہوں۔ اس طرح جب تک عوام کی تربیت نہ ہوگی۔ انتخابات کی غرض پوری نہیں ہو سکتی۔

بعض موٹی موٹی برائیاں ہیں۔ جن کا ہر ایک کو علم ہے۔ اکثر رائے دہندگان خریدے جاتے ہیں۔ خاصکر غریب لوگ چند روپوں کے عوض ووٹ فروخت کر دینا کوئی بات نہیں سمجھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ لوگ غربت کی وجہ سے اس بات کی پرواہ نہیں کرتے۔ کہ ان کے ووٹ کے غلط استعمال سے ملک وقوم کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کی ذہنیت بدلنا مشکل تو ضرور ہے۔ مگر ناممکن نہیں۔ اگر عوام کو یہ احساس پیدا کرایا جائے۔ کہ اب وہ اپنے ملک کے مالک ہیں۔ اور ملک کی ترقی کے ساتھ ان کے مفادات وابستہ ہیں۔ اور اگر وہ چند روپوں کے عوض اپنی قیمتی رائے کسی نالائق شخص کے پاس فروخت کر دیں گے۔ تو وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچائیں گے۔ تو ہمیں امید ہے کامیابی ہو سکتی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ تمام لوگوں کو اس طرح بیدار کرنا تو شاید موجودہ حالات میں ممکن نہیں۔ لیکن اگر حکومت کوشش کرے۔ تو بڑی حد تک اس میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور غلط انتخاب کا امکان کم سے کم کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح اور بھی بہت سے عوامل ہیں۔ جو صرف ناسمجھ غرباء کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کا شکار بڑے بڑے پڑھے لکھے اور سمجھدار لوگ بھی اکثر ہوتے ہیں۔ پارٹی جنبہ داری۔ رشتہ داریاں۔ دوستیاں اور کئی قسم کے پردے ہیں۔ جو رائے دہندگان کی چشم حقیقت نگر پر پڑ جاتے ہیں۔

سب سے بڑا نازک معاملہ مذہبی جذبات کا ہے۔ مذہبی جذبات کو ابھارنا ذرا بھی مشکل نہیں ہوتا۔ خاصکر پاکستان میں تو اس کے استعمال ہونے کا امکان اب بہت پیدا ہو گیا ہے۔ اکثر مذہبی لیڈر میدان میں نکل آئیں گے۔ اور خدشہ ہے۔ کہ فرقہ بازی سر اٹھائے۔ یہ خدشہ کوئی خیالی نہیں ہے۔ چنانچہ حال ہی میں مودودی صاحب کی اسلامی جماعت نے اوکاڑہ میں جو جلسہ کیا ہے۔ اس کی روئیداد جو اخبارات میں چھپی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرقہ پرستی کا عفریت ضرور انتخابات میں اپنے کرتب دکھائے گا۔ روزنامہ نوائے پاکستان نے اس جلسہ کی خبر ان الفاظ میں شائع کی ہے:۔

"اوکاڑہ ۷ اپریل۔ (بذریعہ فون) اطلاع مظہر ہے۔ کہ یہاں پورے ایک ہفتے کے پراپیگنڈے کے بعد جماعت اسلامی اوکاڑہ کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ آج جب سالانہ اجلاس کی پہلی نشست شروع ہوئی۔ تو لاؤڈ سپیکر خراب ہو گیا۔ اور جب لاؤڈ سپیکر ٹھیک ہوا۔ تو جماعت اسلامی کے امیر مودودی صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان میں جماعت اسلامی نے اسلامی آئین کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن مغرب زدہ لوگوں نے ہمارے اس مطالبہ کو قرارداد مقاصد پر ٹرخا دیا۔ اس کے بعد ناظم الدین وزارت نے ہمارے اس مطالبہ کو نصف اسلام بتایا۔ جس سے مغرب زدہ طبقہ بوکھلا اٹھا۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ اس بوکھلاہٹ کے بعد انہی مغرب زدہ لوگوں نے پنجاب میں فسادات شروع کرا دیئے۔ (یہ اشارہ ختم نبوت کی جانب کیا گیا تھا) مودودی صاحب نے مزید کہا۔ کہ ناظم الدین وزارت کے خاتمے کے بعد موجودہ دستور ساز نے جو آئین تیار کیا ہے۔ اسے اسلام بھی کہا جا سکتا ہے۔ اور غیر اسلامی بھی۔ انہوں نے کہا کہ اس آئین کو مزید اسلامی بنانے کے لئے آئندہ عام انتخابات میں جماعت اسلامی کے امیدواروں کو کامیاب بنائیں۔ کیونکہ یہی لوگ اسلام کو جانتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس پر حاضرین نے احتجاج کیا۔ اور مولانا سے سوالات دریافت کئے۔ تو جماعت اسلامی کے کارکنوں نے سوالات کرنے والوں پر حملہ کر دیا۔ اور انہیں بے تحاشا پیٹا اور کئی افراد کو مجروح کر دیا۔"

(روزنامہ نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۸ اپریل ۱۹۵۶ء)

اس کی تصدیق کہ جلسے میں جھگڑا ہوا۔ روزنامہ تسنیم سے بھی ہوتی ہے۔ جو مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کا ترجمان ہے۔

یہ بات سب کو معلوم ہے۔ کہ مودودی صاحب ایک نئے فرقہ کے بانی ہیں۔ جس کو وہ جماعت اسلامی کا نام دیتے ہیں۔ آپ کی تحریروں اور تقریروں سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے نظریات اسلام دوسرے اسلامی فرقوں سے تضاد کی حد تک اختلاف رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان میں اور دوسرے فرقوں کے علماء میں کفر و ارتداد کے الزامات کی حد تک جنگ جاری ہے۔

اس سے ثابت ہے۔ کہ اگر انتخابات میں مذہبی بنا پر نعرہ بازی کی اجازت دی گئی۔ تو اسلام کے مختلف فرقوں کا باہم دست وگریبان ہونا نہایت اغلب ہے۔

پھر مودودی صاحب کا طریق کار بذات خود نہایت قابل اعتراض ہے۔ آپ مسلمانوں میں صالح اور غیر صالح۔ اسلام پسند اور مغرب زدہ کی دیواریں کھڑی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح ان کے طریق کار سے دو پہلوؤں سے میدان کارزار گرم ہونے کے امکانات ہیں۔ ایک تو دوسرے فرقوں کے مذہبی لیڈروں کے ساتھ اور ایک عام مسلمانوں کے ساتھ جن کو وہ غیر اسلام پسند عناصر کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

یہ تو سوال کا صرف ایک منظر ہے۔ ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر مذہبی نعروں کی اجازت دی گئی۔ تو کہیں یکدم وہ تمام شعلے نہ بھڑک اٹھیں۔ جو فرقہ بازی کی آغوش میں دبے ہوئے ہیں۔ سنی۔ شیعہ۔ وہابی۔ حنفی۔ دیوبندی۔ بریلوی جھگڑے انتخابات میں اٹھ کھڑے ہوں گے۔

یہ خطرہ دستور میں اسلامی دفعات کی موجودگی کی وجہ سے اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ ہر ایک فرقہ اپنے اسلام کو ہی صحیح اسلام سمجھتا ہے۔ اور تمام دوسرے فرقوں کو صرف گمراہ ہی نہیں بلکہ کافر و مرتد اور واجب القتل قرار دیتا ہے۔ اس لئے ہر فرقہ کوشش کرے گا۔ کہ چونکہ حکومت اسلامی کہلاتی ہے۔ وہی برسر اقتدار آئے۔ تاکہ اس کے نقطۂ نظر سے جو صحیح اسلام ہے۔ اس کے مطابق قانون بنایا جائے۔ تاکہ اسلام کو دوسرے فرقوں سے پاک کیا جائے۔

اس لئے یہ اغلب ہے۔ کہ اگر مذہبی نعرہ بازی کی اجازت دی گئی۔ تو یہ فرقہ وارانہ صورت اختیار کر لیگی۔ اور فساد اور دنگے کے علاوہ جو دوران انتخابات میں ہوں گے۔ یہ جنگ اسمبلی کے ایوان میں بھی جا کر جاری رہیگی۔ اور اس سے ملک کو جو نقصان پہنچے گا اس کا قیاس کرنا مشکل نہیں۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ انتخابات میں اس برائی کے پیدا ہونے کے امکانات کو روکنے کے لئے ابھی سے موثر ذرائع اختیار کرے۔ اور انتخابات کے جو نئے قواعد مرتب ہوں۔ ان میں اس چیز کا بھی پورا لحاظ رکھا جائے۔

جمہوریہ لائبیریا (افریقہ) میں احمدیہ مشن کا قیام

ملک کی مذہبی۔ سیاسی اور اقتصادی حالت

از مکرم محمد اسحاق صاحب صوفی انچارج احمدیہ مشن لائبیریا بتوسط وکالت تبشیر

(۲)

تمام ترقیات کا مرکز سردست صرف منرو دیا کا شہر ہے۔ جو بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے اور ملک کا باقی حصہ (سوائے معمولی ترقی کے جو بعض جگہ ہے) اپنی اصلی حالت پر قائم ہے۔ پختہ سڑکیں صرف دارالحکومت میں ہیں۔ اندرون ملک میں سڑکیں کچی ہیں۔ اور سوائے چند پلوں کے باقی سب لکڑی کے پل ہیں جو بارشوں میں عموماً بہ جاتے ہیں۔ امراء عموماً ایک جگہ سے دوسری جگہ Taxi plane میں جاتے ہیں۔ اور اس کے لئے اس چھوٹے سے ملک میں ۲۲ ایروڈرم ہیں۔ اور اس سفر کو محفوظ ترین سمجھا جاتا ہے۔ امریکہ نے اب ۲½ کروڑ ڈالر کے قریب قرض دیا ہے۔ اس سے اس ملک میں پہلے ایک بڑی سڑک تیار ہوگی۔ جو منرودیا شہر کی تمام سڑکیں بننے کے بعد بنے گی۔ اور سڑکیں بھی زیادہ تر ساحلی علاقہ پر بنیں گی۔ تاکہ اس سے یہاں کے نوابوں اور امراء کے فارموں کی produce بندرگاہ تک لائی جاسکے۔ گاڑی صرف ساٹھ میل ہے اور یہ صرف ایک جگہ سے کچا لوہا بندرگاہ تک لاتی ہے۔ اور مسافر نہیں لے جاتی۔ بندرگاہ پر صرف تین جہاز کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اور بڑے پول تو صرف "ہی ایک حصہ کچا لوہا لینے والے جہازوں کے لئے مخصوص ہے جو علیحدہ ہے۔ منرودیا شہر میں کوئی بس نہیں ہے کاریں کثرت سے ہیں۔ اور اس کے بعد ٹیکسیاں جن کا کرایہ ۵۰ سینٹ یعنی ۲½ روپے کے قریب فی میل فی سواری ہے اس کے بعد موٹر سائیکل ہیں۔ اور عام سائیکل نسبتاً بہت ہی کم ہیں۔

منرودیا کا شہر خشکی کا ایک چوڑا قطعہ ہے۔ جو پہاڑی پر واقع ہے اور تین میل تک سمندر کے اندر چلا گیا ہے بعض جگہ سے یہ میل اور بعض جگہ سے زیادہ چوڑا ہے۔ اس شہر کا (main) بڑا حصہ یہی ہے۔ دوسرا حصہ شہر کے آخری کنارا سے دائیں جانب دریا اور سمندر کے درمیان بندرگاہ تک جاتا ہے۔ جو شہر سے دو میل پر ہے۔ اور سڑک کے دونوں طرف بھی آبادی ہے۔ کل رقبہ ۸ یا ۹ مربع میل ہوگا۔ اور آبادی ۴۰ اور ۴۵ ہزار کے درمیان ہے۔

ڈاک کا انتظام بہت ناقص ہے سارے شہر میں صرف ایک ڈاکخانہ ہے۔ کوئی چٹھی رساں مطلقاً نہیں ہے۔ ڈاک میں لکڑی کے چھوٹے چھوٹے پوسٹ بکس ہیں۔ جن کا کرایہ ۸ ڈالر یعنی چالیس روپے کے قریب سالانہ ہے۔ اندرون ملک میں ۴۲ ہزار مربع میل کے رقبہ میں کل ۱۷ ڈاک خانے ہیں۔ اور ان میں سے ۹ جگہوں پر ڈاک بذریعہ ہوائی جہاز جاتی ہے۔ اور ایک لفافہ پر ۱۲ سینٹ یا ۹ آنے لگتے ہیں۔ باقی جگہوں پر ۲ سینٹ فی لفافہ لگتے ہیں۔ اور ڈاک پہنچنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے

یہاں کالے اور گورے کی تمیز قانوناً منع ہے۔ ایک دفعہ ایک فرم کے انگریز مینیجر نے ایسی حرکت کی۔ تو اسے ۲۴ گھنٹے کے اندر ملک سے باہر نکال دیا گیا تھا۔ یہ ویسٹ افریقہ کی مشہور ترین اور امیر ترین فرم U.A.C. کا مینیجر تھا اور آج تک یہ فرم یہاں کھل نہیں سکی ہے یہاں تنقید بالکل برداشت نہیں کی جاتی۔ اور پریس کی برائے نام آزادی ہے

ملک کی اہم برآمد کچا لوہا۔ ربڑ کافی اور تاڑ کا تیل اور اس کے بیج ہیں۔ لوگوں کا عام پیشہ۔ کاشتکاری۔ ماہی گیری اور کانوں میں ملازمت ہے۔

سارے مغربی افریقہ میں صرف یہی ملک ہیروں کی کھلی منڈی ہے۔ یورپ کے کئی ملکوں کے نمائندے یہاں ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور ہیرے کثرت سے خرید کر یورپ لے جاتے ہیں۔ یہ ہیرے سیرالیون سے غیر قانونی طور پر شامی تاجر اور افریقن لاتے ہیں۔ اور اس امر نے بھی اس ملک کی منگائی پر خاصہ اثر کر رکھا ہے۔ اور ملک میں دو ریڈیو سٹیشن ہیں۔ ایک کو ایک امریکن ڈاکٹر نے تجارتی پیمانہ پر لگا رکھا ہے۔ اور وہ ایک گھنٹہ کا ۱۰۰ ڈالر چارج کرتا ہے۔ مذہبی براڈکاسٹ پر نصف چارج کرتا ہے۔ دوسرا سٹیشن ایک عیسائی مشن کا ہے۔ جو اس سے بائیبل کا پروپیگنڈا کرتا ہے۔

کیبل گرام اور ریڈیوگرام دونوں کے سٹیشن موجود ہیں۔ لیکن اخراجات انتہائی زیادہ ہیں۔ پاکستان کو تار بھجوانے کا خرچ ۷۷ سینٹ یعنی تقریباً ۴ روپے فی لفظ ہے۔ سستی ترین تار امریکہ کو جاتی ہے۔ جس کے لئے ۲۳ سینٹ فی لفظ چارج ہوتا ہے۔ یعنے کوئی سوا روپیہ کے قریب نائیجیریا جو امریکہ کی نسبت بہت زیادہ قریب ہے۔ یعنے ایک تہائی مسافت پر وہاں تار بھیجنے کا خرچ ۵۴ سینٹ فی لفظ یعنے ۲½ روپے کے قریب ہے۔ اندرون ملک میں ریڈیوگرام جاتی ہے جس کا چارج ۲½ سینٹ یعنے ۱۵ آنے فی لفظ ہے۔

یہاں کا پریذیڈنٹ جواب تیسری دفعہ منتخب ہوا ہے۔ بڑا مذہبی قسم کا آدمی ہے۔ پچھلی دفعہ جب وہ امریکہ دورے پر گیا۔ تو وہاں سے وہ ایک روحانی معالج کو دعوکر آیا تھا۔ جو اب اس کی رسم انتخاب کے موقعہ پر آیا۔ اور اس ملک میں روحانی علاج کا کام شروع کر دیا ہے۔ جو بڑے زور سے اب بھی جاری ہے۔ یہ عیسائیت کا ایک نیا حربہ ہے۔ اور یہاں کی ذہنیت کے لحاظ سے بڑا ہی کامیاب حربہ ہے۔ اور کرتا وہ یہ ہے۔ کہ بیمار یا معذور آدمی کو اپنے سامنے کھڑا کر لیتا ہے۔ اور پہلے بائیبل سے کچھ آیات پڑھتا ہے۔ اور پھر وہ اپنی آنکھیں بند کرکے کہتا ہے۔ کہ اے خبیث روح میں تجھے مسیح کے نام پر کہتا ہوں۔ کہ تو اس آدمی کے جسم سے نکل جا۔ اور وہ اس کو بار بار دوہراتا ہے۔ اور اسے پسینہ آجاتا ہے۔ اور جب وہ تھک جاتا ہے تو وہ اپنی آنکھیں کھولکر اس آدمی سے اس کا حال پوچھتا ہے۔ اب یہ بالکل ظاہر و عیاں بات ہے۔ کہ یہ سب توجہ کے زور سے ہوتا ہے۔ لیکن یہاں کے لوگ اسے ایک معجزہ سے کم نہیں سمجھتے ہیں ؛

یہاں کسی قسم کا امپورٹ لائسنس نہیں ہے۔ اس لئے یہاں کی پورٹ کو فری پورٹ آف منرودیا کہا جاتا ہے۔ یہاں پر کسٹم بہت زیادہ ہے۔ اصل کسٹم تو ۴۰ فیصدی ہے۔ اس پر ۱۵ فیصدی Sur Tax ہے۔ اور ۵ فی صدی ہائی وے ٹیکس High way Tax

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رشتوں کی تلاش کے وقت ہمیشہ اسلامی ہدایات ملحوظ رکھنی چاہئیں

"ہماری قوم میں یہ ایک نہایت بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریق ہے جو سراسر احکام شریعت کے خلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے۔ وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں۔ جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقوے اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنے تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے" ؛

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

ہے۔ یعنی کل ۸۰ فی صدی ٹیکس عام چیزوں پر ہے اور بعض خاص چیزوں پر ۷۵۰ فی صدی یا اس سے بھی زیادہ خاکسار کو یہاں آئے اب تقریباً سوا مہینہ ہو گیا ہے۔ کام شروع ہو چکا ہے۔ میں نے عصر کے بعد قرآن کی کلاس کھولدی ہے۔ اور لوگ اس میں آنے شروع ہو گئے ہیں۔ ایک جمعہ کے روز بندہ نے یہاں کے غیر احمدی مسلمانوں میں نماز جمعہ کے بعد امام کی اجازت سے لیکچر دیا۔ جس میں حاضری کافی تھی۔ بعد میں چند صحرائی عربوں نے وفات مسیح کے متعلق اعتراض کئے۔ جن کے متعلق خاکسار نے انہیں جامعہ ازہر کا فتویٰ پیش کر دیا۔ بہر حال اس طرح تمام مسلمانوں میں تعارف ہو گیا۔ اور خبر مل گئی کہ احمدی مبلغ یہاں آ گیا ہے۔ اسی طرح اس عرصہ میں خاکسار یہاں کے سیکرٹری آف سٹیٹ کو ملا اور لٹریچر پیش کیا وہ بہت خوش ہوا اور قرآن مجید کے ترجمہ کی ایک کاپی مانگی۔ یہ پہلے مسلمان ہوتا تھا۔ اس نے یہ وعدہ بھی کیا۔ کہ وہ پریذیڈنٹ سے میری ملاقات کا انتظام بھی کروا دے گا۔ اسی طرح یہاں پر شہر کے ایک اور محلہ میں وہاں کے مسلمان اکابرین کو جمع کر کے ان میں بھی ایک لیکچر دے چکا ہوں۔ علاوہ ازیں بندہ یہاں کے کئی ایک معززین کو مل کر ان کو پیغام حق پہنچا چکا ہے۔ اندرون ملک سے بھی بلاوے آ رہے ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں بندہ یہاں سے ۱۵ میل دور ایک گاؤں میں دو دفعہ جا بھی چکا ہے۔ اور اب تیسری دفعہ وہاں جانا ہے۔ کیونکہ وہاں کے چیف نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنی چیفڈم کے بڑے بڑے افسروں کو بلائے گا۔ اور پھر میری تقریر ان کے سامنے ہو گی۔ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہاں کامیابی کی امید ہے۔ اسلئے احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ وہ میری کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ تاکہ جلد از جلد یہاں اسلام کی ترقی کی مضبوط بنیاد رکھی جا سکے۔ آمین

اس وقت تک مزدویا شہر میں مجھے تین آدمی مل چکے ہیں اور بمنز کے جگہ بھی میں نے اپنے برآمدے میں بنائی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ جلد از جلد اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مجھے مزید آدمی بھی عطا کرے۔ تاکہ باقاعدہ جماعت بن جائے اور جمعہ وغیرہ بھی پڑھا جا سکے۔ آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

ایک خواب

ذیل میں مکرم بابو اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر راولپنڈی کا ایک خواب شائع کیا جا رہا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری کے چودہ ماہ بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کامل صحت ہو جائے گی۔ چودہ ماہ پورے ہونے میں صرف ماہ رواں یعنی اپریل کا مہینہ باقی ہے۔ خوابوں کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ظاہری شکل میں پورا کر دے تو الحمدللہ اور اگر کوئی تعبیر ہو تو اس میں بھی خیر کی امید رکھتے ہیں۔ احباب جماعت کو دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو چودہ ماہ کے اندر۔ جس میں سے ایک ماہ باقی ہے پوری صحت دیدے۔ (ادارہ)

حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر اس بیماری کا حملہ ۲۶ فروری ۱۹۵۵ء کی شام کو ہوا تھا۔ اور اس حملہ سے تھوڑے دن قبل میں نے ایک خواب دیکھا جو احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں

میں نے دیکھا کہ میں ایک کمرہ میں ہوں جو درمیانی سائز کا ہے۔ جو نہایت صاف کمرہ ہے۔ اس کے مشرق کی جانب دروازہ ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ نماز پڑھنے کا کمرہ ہے اس کمرہ میں اور احباب بھی تشریف رکھتے ہیں کسی نماز کا وقت ہے۔ میں سب احباب کے آگے مشرق کی طرف رخ کر کے بیٹھا ہوا ہوں۔ میں نے دائیں ٹانگ اکٹھی کی ہوئی ہے اور میری بائیں ٹانگ کھڑی ہے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں نے ہی نماز پڑھانی ہے۔ اور مجھے تحریک ہوئی ہے کہ میں نماز پڑھاؤں۔ میں متعدد بار اٹھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن مجھ سے اٹھا نہیں جاتا آخر میں کہتا ہوں کہ مجھ سے اٹھا نہیں جاتا اس حالت کو دیکھ کر کسی نے کمرہ کے باہر اطلاع دی اور پھر جلدی شرقی دروازے سے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کمرہ میں تشریف لے آئے اور کھڑے کھڑے مجھے دیکھ کر فرماتے ہیں کہ یہ تو Attack Paralysis ہے۔ چودہ دن کی رخصت حاصل کر لینی چاہیئے چوہدری صاحب موصوف کے یہ الفاظ سن کر میں دل ہی میں کہتا ہوں کہ چوہدری صاحب اب بھی یہی سمجھتے ہیں کہ میں ملازمت میں ہوں۔ اسی لئے رخصت کا ذکر فرماتے ہیں۔ حالانکہ میں ریٹائر ہو چکا ہوں۔ بعد ازاں میری آنکھ کھل گئی۔

چند دنوں کے بعد یعنی ۲۶ فروری ۱۹۵۵ء کو حضور پر بیماری کا حملہ ہوا۔ اور حملہ بھی بائیں جانب اس وقت مجھے خیال آیا کہ میں نے خواب میں اپنے تئیں امام کی حیثیت میں دیکھا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خواب میں حضور کی بیماری کی طرف اشارہ تھا۔

انہی ایام میں خاکسار نے اپنا خواب حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کی خدمت میں تحریر کر دیا۔ حضرت میاں صاحب نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ خواب میں حضور کی بیماری کی طرف ہی اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ خواب تحریر کرتے ہوئے میں نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اگر اس خواب میں حضور کی بیماری کی طرف اشارہ ہے۔ تو پھر چودہ دن کے بعد حضور کی طبیعت میں کوئی خاص آرام یا تغیر رونما ہو گا۔

اس کے بعد خاکسار ”الفضل“ میں حضور کی صحت کی نسبت اطلاعات باقاعدہ دیکھتا رہا اور میں نے محسوس کیا کہ اس میعاد کے اختتام پر حضور کی صحت میں خوشگوار تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ چنانچہ حضور ان دنوں لاہور تشریف لے گئے اور کمرہ میں ٹہلتے رہے۔ اور وہاں لارنس گارڈن کی سیر بھی کی۔ جس کا حضور کی طبیعت پر بہت خوشگوار اثر پڑا اور پھر لاہور سے ہی حضور نے ۱۵ر مارچ کو بغرض اشاعت ”الفضل“ ایک پیغام ارسال فرمایا۔ جو کہ ۱۷ر مارچ کے الفضل میں صفحہ اول پر شائع ہوا۔ جس میں حضور سب سے پہلے یہی ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ میں اب رو بصحت ہوں۔ ...... نیز ڈاکٹروں کی رائے میں حملے کی شدت خواہ کسی بھی نوعیت کی تھی وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب دور ہو چکی ہے اور اس کے کسی قسم کے برے اثرات باقی نہیں ہیں کہ جن سے بیماری کا نشان ملتا ہو۔“

حضور کے مندرجہ بالا پیغام سے ظاہر ہے کہ بیماری کے حملہ سے چودہ دن کے بعد حضور کی صحت میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نمایاں تغیر ہوا۔ اور ڈاکٹروں کی بھی یہی رائے ہے کہ بیماری کے کسی قسم کے برے اثرات باقی نہیں ہیں کہ جن سے بیماری کا نشان ملتا ہو۔“

غور کا مقام ہے کہ کجا ایسی خطرناک بیماری جو سالہا سال تک چلتی ہے۔ بلکہ ساری عمر پیچھا نہیں چھوڑتی اور کجا اللہ تعالےٰ کا ایسا عظیم الشان فضل کہ چودہ دن کے بعد ڈاکٹر صاحبان کہتے ہیں کہ بیماری کا نشان نہیں ملتا۔ کیا یہ معجزانہ شفا نہیں

گذشتہ ماہ میں نے حضور اقدس کی خدمت میں اس خواب کی اطلاع دی اور میں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ خواب ایک رنگ میں بیماری کے حملہ سے چودہ دن کے اختتام پر پوری ہو چکی ہے۔ جیسا کہ حضور کے پیغام سے ظاہر ہے۔ اور جہاں تک کامل صحت کا تعلق ہے میرے خیال میں چودہ مہینوں تک حضور کو کامل صحت ہو جائیگی

یکم اپریل بعد نماز ظہر جب حضور مسجد مبارک میں تشریف فرما ہوئے تو خاکسار اس وقت حضور کی خدمت اقدس میں بغرض ملاقات حاضر ہوا۔ حضور نے اس موقعہ پر خود ہی خاکسار کی مندرجہ بالا خواب کا حاضر الوقت احباب میں ذکر فرمایا۔ اور مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال سے مخاطب ہو کر حضور نے خواب کی نسبت فرمایا۔ کہ انہوں نے میری اس بیماری سے پیشتر ایک عجیب خواب دیکھا تھا۔ جس میں اس حملہ کے متعلق قبل از وقت اطلاع دی گئی تھی۔ اور پھر حضور نے وہ سارا خواب بیان فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا کہ چند دنوں سے میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھ میں (بیماری کے) مقابلہ کی طاقت پیدا ہو رہی ہے۔

جیسا کہ خاکسار اوپر عرض کر چکا ہے کہ یہ خواب ایک رنگ میں تو بیماری کے چودہ دن بعد پوری ہو چکی ہے۔ مگر جہاں تک حضور کی کامل صحت کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ ممکن ہے چودہ دن سے مراد چودہ مہینے ہوں اس لحاظ سے اپریل ۱۹۵۶ء میں حضور کی کامل صحت کے لئے خاص طور پر دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اگر خدا تعالےٰ

(باقی صفحہ پر)

اعانت الفضل

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے نے حضرت ام مظفر احمد صاحبہ اور میاں مظفر احمد صاحب کی صحت یابی کی خوشی میں مبلغ دس روپے دو مستحقین احباب کے نام ایک ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے عنایت فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب حضرت ام مظفر احمد صاحبہ اور میاں مظفر احمد صاحب کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔ (مینیجر الفضل)

ملاحظات

گذشتہ سے پیوستہ

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

مسیح موعودؑ اور کسرِ صلیب

پادری غلام مسیح صاحب (سابق ایڈیٹر اخبار نور افشاں لاہور) اپنی تصنیف "اثبات مسیح" کے شروع میں لکھتے ہیں کہ "خدا کی مخلوقات میں ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں جو انجیل کے بیان مذکورہ کو ٹھکرا کر مصلوب یسوع کی تمام عزت و حرمت پر بغیر صلیب پانے کے قابض ہونے میں کوشاں ہوئے ہیں۔ ان میں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام نامی زیادہ مشہور ہے۔ جن کے مرید ہر ایک مسیحی کے مقابل فتح کے نعرے مارنے والے مشہور ہیں۔ جن کی احمدیت نے ذبیح اللہ یسوع مسیح کو جس قدر بے عزت کیا ہے۔ اس قدر باقی مخالفوں کی تمام دنیا نے مل کر نہیں کیا۔"
(اثبات صلیب دیباچہ فصل ۱)

اس دورِ آخر میں جبکہ اکناف و اطراف عالم میں عیسائیت کے مناد پادری صاحبان صلیب پرستی کا جسے حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ زور شور سے پراپیگنڈا کر رہے تھے۔ اور ہزار ہا انسان صلیبی فتنہ کا شکار ہو چکے تھے۔ ضرورت اس امر کی تھی۔ کہ خداوند عالم کی طرف سے مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق کاسر الصلیب مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوتا۔ تا اس مامور ربانی کے ہاتھوں نصرانی دین کے غلط عقائد کی حقیقت الم نشرح کی جاتی۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت کو بحال کیا جاتا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر روشن دلائل و براہین سے عیسائیت کی ریڑھ کی ہڈی یعنی مسیحؑ کے صلیب دیئے جانے کے عقیدہ پر ایسی ضرب کاری لگائی۔ کہ جس سے قصرِ نصرانیت میں تہلکہ پڑ گیا۔ اور آج نہ صرف باقی دنیا کے لوگ ہی بلکہ خود عیسائیت کے ماننے والے بڑے بڑے مدبر بھی اس امر کو تسلیم کرتے نظر آ رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ہرگز صلیب پر وفات نہیں پائی۔ بلکہ زندہ ہی صلیب سے اتار لئے گئے۔ یہ انقلاب عظیم اس بات کی دلیل ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں مسیح موعودؑ کی نسبت یہ جو فرمایا تھا۔ کہ یکسر الصلیب فی الحقیقت درست ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مامور مسیح محمدی علیہ السلام نے اپنے مقدس آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں واقعی صلیب پرستی کے عقیدہ کو ہر لحاظ سے باطل ثابت کر دیا۔ اسی حقیقت کا اعتراف پادری غلام مسیح صاحب نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ "مرزا غلام احمد قادیانی نے ―― ذبیح اللہ یسوع مسیح کو جس قدر بے عزت کیا ہے۔"

(کیا حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت غلط خیالات کی تردید انہیں بے عزت کرنے کے مترادف ہو سکتی ہے؟ ناقل) "اس قدر باقی مخالفوں کی تمام دنیا نے مل کر نہیں کیا۔"

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صلیب پرستی کے زوال کی نسبت اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

"بخاری کے لفظ یکسر الصلیب کا یہ مطلب ہے۔ کہ عیسائی مذہب کی ترقی کم نہ ہو گی۔ اور نہ اس کا قدم آگے بڑھنے سے ضعیف ہو گا۔ اور نہ وہ گھٹے گا۔ جب تک خلافت محمدیہ کا مسیح موعود نہ آئے۔ اور وہی ہے جو صلیب کو توڑیگا ―― جب وہ آئیگا۔ تو وہی زمانہ صلیبی مذہب کے تنزل کا ہو گا۔ اور وہ اگرچہ اس دجال کو یعنی دجالی خیالات کو اپنے حربہ براہین سے معدوم بھی نہ کرے۔ تب بھی وہ زمانہ ایسا ہو گا۔ کہ خود بخود خیالات دور ہوتے چلے جائیں گے۔ اور اس کے ظہور کے وقت تثلیثی مذہب کے زوال کا وقت پہنچ جائے گا۔ اور اس کا آنا اس مذہب کے گم ہونے کا نشان ہو گا۔ یعنی اس کے ظہور کے ساتھ وہ ہوا چلے گی۔ جو دلوں اور دماغوں کو تثلیثی مذہب کے مخالف کھینچے گی۔ اور ہزار ہا دلائل اس مذہب کے بطلان کے لئے پیدا ہو جائیں گے۔ اور بجز عقلی اور آسمانی نشانوں کے مذہب کے لئے اور کوئی لڑائی نہیں ہو گی۔ خود زمانہ ہی اس تبدیلی کو چاہے گا۔ اگر وہ مسیح موعود آیا بھی نہ ہوتا۔ تب بھی زمانہ کی نئی ہوا ہی اس دجالی ترقی کو پگھلا پگھلا کر نابود کر دیتی۔ مگر یہ عزت اس کو دی جائے گی۔ کام سب خدا تعالیٰ کا ہو گا۔ قومیں ہلاک نہیں ہونگی۔ بلکہ ایک نئی تبدیلی سے جو دلوں میں پیدا ہو گی۔ باطل ہلاک ہو گا۔ یہی تفسیر لفظ یکسر الصلیب اور یضع الحرب کی ہے۔ یہ غلط اور جھوٹا خیال ہے۔ کہ جہاد ہو گا۔ بلکہ حدیث کے معنے یہ ہیں۔ کہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ساتھ نازل ہو گا۔ یعنی آسمانی نشان اور نئی ہوا یہ دونوں باتیں دجالیت کو ہلاک کریں گی۔ اور سلامتی اور امن کے ساتھ حق اور توحید اور صدق اور ایمان کی ترقی ہو گی۔ اور عداوتیں اٹھ جائیں گی۔ اور صلح کے ایام آئیں گے۔ تب دنیا کا اخیر ہو گا۔"
(ایام الصلح ص۵۷ تا ۵۸ یکم جنوری ۱۸۹۹ء)

یہ وسعتِ خیالی کس نے پیدا کی؟

مولانا عبد المجید صاحب سالک اپنی تصنیف "یارانِ کہن" میں علامہ ڈاکٹر سر محمدؐ اقبال صاحب کا ذکر کرتے ہوئے ایک مقام پر رقمطراز ہیں کہ:۔

"ان کا عقیدہ تھا۔ کہ آج کل کے انسان میں معارف قرآنی کے فہم کی صلاحیت قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ گذشتہ چودہ سو سال میں انسان نے فکری اور سائنسی علوم میں جو ترقی کی ہے۔ اس نے قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ اور تسخیر کائنات کے سلسلہ میں جو کچھ کر رہا ہے۔ وہی قرآنی تعلیمات کا منشاء ہے۔"
(یارانِ کہن صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ ۱۹۵۵ء)

یہ عقیدہ کہ قرآن کریم پر غور کرنے سے انسان کو نئے سے نئے علوم اور معارف سے اطلاع ہوتی ہے۔ یقیناً ایسا خیال و عقیدہ ہے۔ جو اس زمانہ کے راستباز مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ ہے۔ اس زمانہ میں آپ ہی وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے دقیانوسی خیالات رکھنے والے لوگوں کے خلاف یہ آواز بلند کی۔ کہ یہ کہنا کہ قرآنی معارف سابقہ لوگوں پر ہی کھلتے تھے۔ اور انہیں ہی نئے نئے علوم قرآنیہ سے آشنائی ہوتی تھی اور آج کوئی شخص قرآن کریم پر غور و تدبر کرنے سے نئے نکاتِ معرفت سے باخبر نہیں ہو سکتا۔ یقیناً تنگ دلی کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے اپنی کتب میں نہایت وضاحت سے ایسے خیال کو باطل محض ثابت کیا۔ اور اس امر کا بدلائل ذکر فرمایا کہ آج بھی اگر کوئی شخص اپنے اندر قرآن کریم کے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کر لے۔ اور خدا تعالیٰ سے اس کا قلبی تعلق ہو۔ تو ایسے شخص پر اس زمانہ میں بھی نئے سے نئے حقائق و معارف قرآنیہ کھل سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے اپنا وجود پیش کیا۔ اور آپ نے ببانگ دہل دنیا میں یہ اعلان کیا۔ کہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا امر کا انکار کرتا ہے۔ تو وہ میدان میں آئے۔ اور دیکھ لے کہ کس طرح مجھ پر خدا تعالیٰ نئے سے نئے علوم قرآنیہ ظاہر کرتا ہے۔ یہی وہ خیال و عقیدہ ہے۔ جس سے متاثر ہو کر علامہ ڈاکٹر سر محمدؐ اقبال صاحب نے اپنے اس عقیدہ کا اظہار کیا ہے۔ جس کا ذکر سالک صاحب اپنی تصنیف "یارانِ کہن" میں کر چکے ہیں۔

حریتِ ضمیر اور اسلام

مولوی حافظ محمدؐ ادریس صاحب کاندھلوی اپنے ایک مضمون "دعوت اسلام" میں لکھتے ہیں۔ کہ

"خلاصہ کلام یہ کہ حق تبلیغ اور حق پیغام مذہب اسلام کو حاصل ہے۔ کہ جو حق اور صداقت کا علمبردار ہے ..... اور حق یہ ہے کہ حق تبلیغ نہ نصرانیت کو ہے۔ اور نہ دہریت کو" (رسالہ انوار العلوم (لاہور) جلد ۴ نمبر ۱ و ۲ ۱۹۵۵ء صفحہ ۱۵)

اس بیان میں مولانا کاندھلوی صاحب نے جس خیال کا اظہار کیا ہے۔ صریحًا اسلامی تعلیم کے منافی اور برعکس ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مذہب اسلام سے بڑھ کر آزادیٔ مذہب اور حریت ضمیر کا اور کوئی علمبردار مذہب نہیں ہے۔ اور اگر اسلام میں ایک دوسرے کے خیالات سننے اور سنانے کی تعلیم نہ ہوتی۔ تو کیوں حضرت محمدؐ عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نجران کے عیسائیوں کے وفد کو موقع دیتے۔ کہ وہ مسجد نبویؐ میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اور لا اکراہ فی الدین کا حکم قرآن کریم میں کیوں آتا۔ حقیقت الامر یہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان کہلانے والے لوگوں نے قرآن کریم کے بیان کردہ اصول و تعلیمات کو پسِ پشت پھینک دیا۔ اور اپنے تراشیدہ خیالات و عقائد کو اسلام کی طرف منسوب کر کے اباحت کی بنیاد ڈالی ہے۔ لیکن اس زمانہ میں ہی ایسے روشن خیال اور وسعت قلبی رکھنے والے انسان بھی موجود ہیں۔ جو کھلے بندوں اس امر پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ کہ حق تبلیغ صرف مسلمانوں کو ہی حاصل نہیں۔ بلکہ دیگر قوموں کو بھی حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کا علانیہ طور پر وعظ کریں۔ اور دوسروں کو اپنے خیالات کا حامی بنائیں۔ چنانچہ مولانا محمدؐ علی صاحب جوہر مرحوم اس امر کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

"یہ بیسویں صدی ہے۔ اور آج امید کی جا سکتی ہے۔ کہ انسانی زندگی کے لئے وہ مسرفانہ طریقہ تبلیغ نہ اختیار کیا جائے گا۔ جو معاند باطلہ کا استیصال اس طرح کرنا چاہتا ہے۔ کہ معتقدین باطل ہی کا استیصال کر دیا جائے میں تو سمجھتا تھا۔ کہ اسپین کا محکمہ احتساب و عقیدیت ہمیشہ کے لئے ٹوٹ چکا۔ اور اب کسی کو یہ خیال بھی نہ آئے گا۔ کہ کافروں کا صفایا کر کے کفر کی صفائی ہو سکتی ہے۔ کسی مذہب کے پیرووں کی تعداد اور بڑھانے کے لئے سیدھا اور بے ایذا راستہ یہی ہے۔ کہ اپنے اپنے مذہب کی ہر شخص تبلیغ کرے اور جس کو تلقین و تبلیغ کی جائے۔ وہ اپنے انتخاب مذہب میں بالکل آزاد ہو۔ اور جو مذہب اسے بھائے۔ اسے قبول کر سکے۔"
(مضامین محمدؐ علی (حصہ دوم) ص۷۷ تا ۷۸ مکتبہ جامعہ دہلی ۱۹۴۸ء)

سوچیئے تو سہی

رسالہ "ماہ طیبہ" کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کی ایک اشاعت میں اس سوال کے جواب میں کہ "کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلقت آدم علیہ السلام سے پہلے نبی تھے؟" مولانا مفتی عبد العزیز صاحب مزنگ لاہور رقم فرماتے ہیں کہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات

(قرآن مجید)

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو

"بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا" (مسیح موعودؑ)

اے جوانمردو کوشش کرو کہ دین کو قوت حاصل ہو۔
اور ملتِ اسلام کے باغ میں بہار اور رونق آجائے ؂

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے خدام کو چندوں کی وصولی میں اضافہ کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے جماعت کو توفیق عطا فرمائی کہ اپنے اولوالعزم امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قدم آگے بڑھائیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے بعد چندوں کی وصولی نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے اور ہمارا قدم پچھلے سال سے بہت آگے ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن ابھی بجٹ کے مقابلہ میں بہت کمی ہے اور ضروری ہے کہ تمام جماعتیں ان چند دنوں میں جو صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں باقی ہیں نہ صرف سال رواں کا بجٹ پورا کریں بلکہ پچھلے بقایاؤں میں سے بھی ایک بڑا حصہ وصول کرلیں۔

بڑی بڑی جماعتوں کی پہلے گیارہ مہینوں کی وصولی کی رفتار کا نقشہ قبل ازیں شائع کیا جاچکا ہے۔ اوسط درجوں کی جماعتوں کا نقشہ جن کا بجٹ پانچ سو روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک سالانہ ہے۔ نیچے درج ہے یہ رفتار صرف سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں دکھائی گئی ہے۔ مثلاً اگر کسی جماعت کا کل سال کا بجٹ دس ہزار روپیہ ہو اور ۳۱ مارچ تک اس کی طرف سے آٹھ ہزار روپے وصول ہوئے ہوں تو اس نقشہ میں اس کی وصولی اسی فیصدی دکھائی گئی ہے۔ سابقہ بقایاؤں کو شامل نہیں کیا گیا تا جماعتیں اپنی اپنی سال رواں کی کارگذاری کا اندازہ کرسکیں۔ وہ سب احباب کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ سابقہ بقایاؤں کی وصولی اتنی ہی لازمی اور ضروری ہے۔ جتنی سال رواں کے بجٹ کی وصولی۔ جن جماعتوں کے ذمہ پچھلے سالوں کے بقائے زیادہ ہیں ان پر یہ نشان (*) لگایا گیا ہے۔

اس نقشہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کئی جماعتیں اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کرچکی ہیں اور چونکہ آخری مہینہ میں وصولی عموماً زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ وہ جماعتیں جن کی وصولی اسی پچاسی فیصدی ہے وہ بھی اپنے بجٹ پورے کرلیں گی۔ جن جماعتوں کی وصولی اس سے بڑھ چکی ہے انہوں نے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے بقائے وصول کرنے کے لئے بھی بہت جدوجہد کی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بعض جماعتوں کے ذمہ کوئی بقایا نہیں تھا۔ ان میں سے کئی ایک کی وصولی سو فیصدی سے بھی اوپر جارہی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جماعتیں اپنے محبوب امام کے ارشاد کی تعمیل کیلئے بہت کوشش کررہی ہے اس نقشہ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جہاں بعض جماعتیں اپنی بساط سے بڑھکر قربانی کررہی ہیں بعض دوسری جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی میں بہت زیادہ اضافہ کی گنجائش ہے انہیں بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ اس چندہ کی وصولی میں عام طور پر زیادہ کمی ہے اگرچہ اس کی وصولی بھی پچھلے سال سے قدرے بہتر ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فی صدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	گھوکھا حاجی قمرالدین	۱۶۰	۱۶۵
۲	۳۰/۱۱ ربی *	۱۳۲	۱۷۵
۳	ترگڑی *	۱۶۴	۱۳۵
۴	پاکپتن *	۲۱۴	۸۴
۵	جمال پور *	۱۵۵	۱۳۰
۶	رائے پور نادر آباد *	۱۶۵	۱۱۳
۷	بدین	۱۵۳	۹۶
۸	پنڈی لالہ مرالہ	۱۷۸	۵۰
۹	بہاول نگر *	۱۳۲	۹۳
۱۰	۹۷ مرید گ ب	۱۲۶	۸۳
۱۱	جھول احمدیاں	۱۲۵	۸۳
۱۲	۲۴۵ ای بی	۱۰۶	۱۴۱
۱۳	بہلول پور سیالکوٹ	۱۲۱	۸۲
۱۴	۳۵ ج	۱۱۱	۸۹
۱۵	کرم پورہ وارٹن	۱۰۰	۱۰۰
۱۶	موسے والا *	۸۱	۱۱۹
۱۷	۷۹ پھاپے والی	۱۴۲	۵۸
۱۸	لودھراں	۱۴۳	۵۲
۱۹	چندکے منگولے	۹۵	۱۰۰
۲۰	چانگریاں	۱۳۱	۶۳

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فی صدی: چندہ جلسہ سالانہ
۲۱	قلعہ صوبا سنگھ	۸۶	۱۰۵
۲۲	کرنڈی	۱۰۷	۸۰
۲۳	۵۵ ۲-ایل	۱۰۳	۸۳
۲۴	۱۶۹ ۷-آر	۹۶	۹۰
۲۵	۸۸ ج ب سیانہ	۱۰۹	۷۶
۲۶	۴۸ سرشمیر روڈ *	۱۱۲	۶۹
۲۷	گھوگھیاٹ	۸۸	۹۲
۲۸	کوٹ فتح خاں	۸۳	۹۵
۲۹	۶۵ پی-این *	۹۵	۸۲
۳۰	نانوڈوگر	۸۴	۹۰
۳۱	طالب آباد شریف آباد	۹۰	۸۳
۳۲	چوہڑکانہ	۱۰۰	۷۱
۳۳	ڈگری *	۷۷	۹۳
۳۴	پبی	۱۰۰	۶۹
۳۵	دھرگ *	۱۱۸	۴۹
۳۶	ترگڑی	۷۱	۹۴
۳۷	ککھو عشی	۹۶	۶۸
۳۸	چارسدہ *	۵۴	۱۰۸
۳۹	۳۳ ج ب دھیر کے	۸۴	۷۷
۴۰	مڈھ رانجھا	۷۴	۸۴
۴۱	مالو کے بھگت	۱۰۰	۵۷
۴۲	۲۷۰ الف	۶۰	۹۶
۴۳	بنول	۸۷	۶۷
۴۴	کھیوہ باجوہ	۹۴	۶۰
۴۵	چھور (سیالکوٹ)	۷۴	۷۹
۴۶	پسرور	۱۰۴	۴۹
۴۷	ٹھرڑ	۱۰۱	۴۷
۴۸	۶۱ بیدیانوالہ *	۸۰	۶۷
۴۹	۸۷ ج *	۷۸	۶۸
۵۰	وہاڑی منڈی *	۷۶	۶۸
۵۱	سمندری *	۸۰	۶۳
۵۲	۳۱۲ کھتووال *	۷۰	۷۲
۵۳	پنڈی بھاگو	۸۳	۸۹
۵۴	بیگم کوٹ *	۱۱۴	۲۷
۵۵	ساہیوال	۸۴	۵۶
۵۶	۱۹۴ لاٹھیانوالہ	۶۶	۷۲
۵۷	حویلیاں	۹۸	۳۸
۵۸	کلاسوالہ *	۶۱	۷۵
۵۹	پنڈ دادنخاں	۷۸	۵۶
۶۰	گکرالی	۶۸	۶۴
۶۱	پھلروال	۹۷	۳۴
۶۲	منڈی بوڑے والا	۷۴	۵۷
۶۳	خانپور *	۸۰	۵۱
۶۴	۲۱۳-۲۲۳ ۹-آر *	۶۰	۶۸
۶۵	چونڈہ	۶۴	۶۲
۶۶	باغبانپورہ (لاہور)	۹۹	۲۳
۶۷	جیکب آباد	۷۷	۴۴
۶۸	اسکردو	۲۱	۱۰۰
۶۹	ڈیریانوالہ *	۸۰	۳۵

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فی صدی: چندہ جلسہ سالانہ
۷۰	دیپالپور	۶۵	۵۲
۷۱	لالہ موسیٰ *	۵۵	۶۰
۷۲	ٹوپی *	۶۳	۵۲
۷۳	چک جھمرہ *	۳۲	۸۲
۷۴	شکارپور	۶۸	۴۶
۷۵	خانوانی-میانوالی *	۶۲	۵۱
۷۶	کوٹ آغا *	۷۴	۳۹
۷۷	۳۹ ٹی-بی	۷۰	۴۲
۷۸	جھنگ *	۵۶	۵۴
۷۹	مہدی پور کھتووال *	۸۷	۲۳
۸۰	جیمس آباد	۶۲	۴۷
۸۱	کمالیہ *	۸۵	۲۳
۸۲	جوہر آباد *	۶۱	۴۵
۸۳	شادیوال خورد *	۵۵	۵۰
۸۴	پتوکی منڈی *	۴۹	۵۶
۸۵	بھڑال *	۶۴	۳۹
۸۶	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۸۲	۱۹
۸۷	۴۳ ج *	۴۷	۵۴
۸۸	۲۹۵ بیریانوالہ *	۵۹	۴۱
۸۹	منصور آباد *	×	۱۰۰
۹۰	لوہاں	۸۶	۱۳
۹۱	۴۹ ج	۴۸	۵۰
۹۲	۴۶ ش	۳۹	۵۴
۹۳	دیپہ کھنڈ کوٹ مولا بخش	۵۷	۳۴
۹۴	کوٹ قیصرانی *	۵۸	۲۸
۹۵	گولیکی *	۵۹	۲۶
۹۶	صدر گوگیرہ	۳۱	۵۲
۹۷	پریم کوٹ *	۲۳	۵۵
۹۸	نور آباد اسٹیٹ *	۳۹	۳۲
۹۹	بھلوال *	۵۷	۱۲
۱۰۰	نیل کوٹ چاہ بھاگووالا	۵۰	۱۹
۱۰۱	۴۳ ۶-آر *	۴۰	۲۸
۱۰۲	پیر کوٹ	۳۹	۲۸
۱۰۳	۱۴۵ ۱۰-آر *	۲۷	۳۰
۱۰۴	۱۳۲ اللہ آباد *	۳۵	۲۲
۱۰۵	تخت ہزارہ *	۳۱	۲۵
۱۰۶	چک ۵۶۵ گ ب *	۵۶	×
۱۰۷	۳۷ ج *	۲۰	۳۵
۱۰۸	سجگر	۴۳	۱۳
۱۰۹	فائز آباد ڈی ایم بی	۴۱	۱۱
۱۱۰	قلعہ سوبھا سنگھ *	۳۸	۱۴
۱۱۱	باٹاپور (لاہور) *	۳۶	۱۴
۱۱۲	۲۹۷ جلیانوالہ	۴۰	۸
۱۱۳	تلونڈی راہوالی *	۳۱	۱۱
۱۱۴	کھنڈو *	۴۴	×
۱۱۵	۹ منشی عبد الستار والہ	۳۷	×
۱۱۶	میلسی *	۲۶	۸
۱۱۷	امین آباد	۱۵	×

(باقی صفحہ ۷ پر)

پاکستان واحد ملک ہے جہاں اقلیتوں کو آزادی و مراعات حاصل ہیں (ہری سنگھ)

سارے مغربی پاکستان میں محتاج خانے قائم کئے جائینگے (وزیر بلدیات)

لاہور ۹ اپریل۔ مغربی پاکستان پنچائت کانفرنس کے چھٹے اجلاس میں ڈسٹرکٹ پنچایت یونین شیخوپورہ کے مندوب سردار ہری سنگھ نے کہا ہے کہ پاکستان غالباً دنیا میں ایسا واحد ملک ہے۔ جہاں اقلیتوں کو عملی طور پر مکمل آزادی اور تمام حقوق و مراعات حاصل ہیں۔

سردار ہری سنگھ نے اعلان کیا کہ پاکستان میں اقلیتی فرقوں کے لوگ حکومت اور عوام کے سلوک سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ اور ملک و قوم کی فلاح و بہتری کے واسطے کام کرنے کے مشتاق ہیں۔ آپ نے پنچائتی نظام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پنچائتیں ملک سے جہالت ناخواندگی غربت و افلاس اور بیماریوں کو دور کرنے میں بڑی ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ آپ نے پنچائتی نظام کی جدید لائنوں پر تنظیم کی ضرورت پر بھی زور دیا

خدمت کی ضرورت

اس سے پہلے مغربی پاکستان کے نئے وزیر بلدیات مخدوم زادہ حسن محمود نے پنچایت کانفرنس کے پانچویں اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے جذبہ خدمت کی ضرورت پر زور دیا آپ نے کہا کہ اس جذبہ کے بغیر پنچائتیں ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ نہیں کر سکتیں مخدوم زادہ حسن محمود نے اعلان کیا کہ اب ہم پنجابی، سندھی، سرحدی اور بہاولپوری وغیرہ نہیں ہیں۔ اب ہم مغربی پاکستانی ہیں۔ اب ہمیں ایک ایسا لائحہ عمل مرتب کرنا چاہیئے جو صوبہ کے ہر حصہ کے لوگوں کی ہمہ گیر ترقی کا حامل ہو" آپ نے خیال ظاہر کیا کہ پنچائتیں انتہائی جمہوری اور مفید ترین ادارے ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے۔ اور سماجی بھلائی کا کام انہیں کے سپرد کر دینا چاہیئے ۔۔۔۔ مخدوم زادہ حسن محمود نے کہا افسر عوام کے خادم ہیں۔ انہیں عوام کو اپنے اعتماد میں لینا چاہیئے۔ میں ایسے افسروں کو ہرگز برداشت نہیں کرونگا جو اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کے لئے ملک و قوم کے مفادات کو قربان کر دیں۔ آپ نے کہا ہر شخص کو اپنی پارٹی کا وفادار ہونا چاہیئے لیکن یہ وفاداری قومی مفاد کی قیمت پر استوار نہیں ہونی چاہیئے۔

محتاج خانے

مخدوم زادہ حسن محمود نے انکشاف کیا کہ مغربی پاکستان کی حکومت مفلس و نادار لوگوں کے لئے سارے صوبے میں محتاج خانے قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ تاکہ گداگروں کا سدباب کیا جا سکے۔

اعانت الفضل

مکرم ڈاکٹر مزمل حسین صاحب خانپور (بہاولپور) نے مبلغ پانچ روپے اخبار الفضل کی اعانت کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

ان کی طرف سے ایک سال کے لئے ان کے ہر سلہ پتہ پر اخبار الفضل کا خطبہ نمبر ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔

دوسرے احباب کرام بھی مستحقین کے نام اخبار الفضل یا خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے اعانت فرماتے رہیں۔ اخبار الفضل کی توسیع اشاعت احمدیت کے بارہ میں پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

(منیجر الفضل)

میثاقِ بغداد کے معاشی منصوبے

میثاق بغداد معاشی کمیٹی ۱۷ اپریل کو طہران میں وزارتی کونسل کے سامنے اپنے اب تک کے کام کے بارے میں رپورٹ پیش کریگی نیز و حسابات پر بھی سوچ بچار کریگی کہ مستقبل کے متعدد عملی منصوبوں کو کیونکر روبہ عمل لایا جائے۔ ویسے معاہدہ کے تمام ممبر ملک یہ جانتے ہیں کہ معاشی فلاح و بہبود اتنی ہی اہم چیز ہے جتنی اشتراکیت کی مداخلت کو روکنے کے لئے مسلح طاقت۔

ترقی اور استحکام

معاشی کمیٹی کا یہ کام متعدد پہلوؤں سے اس انتہائی اہم کام کا حصہ ہے جو معاہدہ بغداد کو ان ملکوں کی ترقی اور استحکام کے لئے کرنا ہے "شمالی صف" انہی ممالک پر مشتمل ہے کمیٹی اپنے ۱۰ اور ۱۱ جنوری کے بغداد کے افتتاحی اجلاس کے بعد سے قابل تعریف طور پر سرگرم رہی ہے۔ اس کے سامنے وسیع میدان ہے جس کی ایک ایک انچ زمین کو یہ اچھے مقصد کے لئے استعمال کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اس سے پہلے کمیٹی دس عملیاں پارٹیاں قائم کر چکی ہے جو علیحدہ علیحدہ اس قسم کے مختلف موضوعات سے نمٹیں گی جیسے جوہری توانائی، معاہدہ کے ممبر ملکوں کے درمیان تجارت میں بہتری، زراعتی منصوبہ بندی۔ تعلیم۔ مویشیوں کی دیکھ بھال اور کیڑے مکوڑوں پر قابو پانے کے طریقے ان تمام پارٹیوں کا عملہ ماہرین پر مشتمل ہے اور یہ کم سے کم وقت میں عملی کام شروع کر سکتے ہیں۔

میثاق بغداد کی طاقتوں۔ پاکستان ایران۔ عراق ترکی اور برطانیہ کے نمائندہ وفود کے لیڈروں نے معاشی کمیٹی کے افتتاحی اجلاس میں اپنی اپنی قوموں کی طرف سے اسلامی دنیا کی معاشی ترقی کی اہمیت پر زور دیا۔ کیونکہ یہ چیز عوام کے حالات کو بہتر بنانے اور علاقہ کو اشتراکیت کے خطرہ سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے پھر یہ کہ جیسا کہ تاریخ بھی بتاتی ہے یہ علاقہ غربت و افلاس کا شکار ہے انہوں نے انکشاف کیا کہ ان کی حکومتوں نے نجی سرمایوں کے علاوہ پہلے ہی ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد شروع کر رکھا ہے۔ جن پر ہر سال اوسطاً ۲۵ کروڑ پونڈ خرچ آ رہا ہے۔ معاشی کمیٹی کا مقصد یہ تھا کہ وہ بہترین تعاون فنی معلومات کو یکجا کرنے اور فنی تعلیم کی وسعت بڑھا کر اس ترقی کی رفتار کو تیز تر کر دے۔ اس بات پر عام طور پر اتفاق رائے تھا کہ ان ذرائع سے کمیٹی آزاد دنیا کے اس انتہائی اہم حصہ میں معیار زندگی بہتر بنانے میں بہت کچھ کام کر سکتی ہے اور اس طرح وہ بالواسطہ طور پر خود آزاد دنیا کے امن اور استحکام میں اضافہ کر سکے گی

ماہر فنی امداد

اٹیمی قوت کے سلسلہ میں کمیٹی کے منصوبے خاص اہمیت اور دلچسپی کا باعث ہیں۔ ویسے تجویز یہ ہے کہ بغداد میں اٹیمی توانائی کا ایک تربیتی اسکول قائم کیا جائے جو محض تمام ممبر ملکوں کے فائدہ کیلئے ہوگا۔ اس کا مقصد بہ یقین دہانی کرنا ہے کہ میثاق بغداد کی قومیں بھی "ایٹم برائے امن" کے استعمال میں اتنی ہی تجربہ کار ہیں جتنی دنیا کی اور قومیں۔ علاوہ ازیں برطانیہ عظمیٰ معاشی کمیٹی کی سرگرمیوں کے ہر شعبہ میں فنی ماہر ۔۔۔ فراہم کرے گا۔

بہرحال معاہدہ کی قوموں کو اس قسم کی امداد کی ضرورت نہیں۔ عراق اور ایران کے پاس خود اپنے بڑے وسائل ہیں۔ جو تیل کی وجہ سے انہیں حاصل ہیں۔ پاکستان اور ترکی کو پہلے ہی باہر سے مالی امداد مل رہی ہے۔ برطانیہ وسیع پیمانے پر اپنی فنی صلاحیت معاشی کمیٹی کے منصوبوں پر صرف کرتا رہے گا۔ یہ اس قسم کا سرمایہ ہے۔ جس سے ان مسلم قوموں کی مادی بہبودی کی شکل میں مفید نتائج برآمد ہوں گے۔ جو معاہدہ بغداد سے متعلق ہیں۔

معاہدہ کی معاشی کمیٹی کے طہران کے اجلاس سے وہ کام یقیناً آگے بڑھے گا۔ جس پر پہلے ہی کام ہو رہا ہے۔ یہ کام طویل المیعاد منصوبوں کے مطالعہ اور جائزہ ہی سے نہیں بلکہ کم مدت کے ان اقدامات سے متعلق ہوگا جن سے فی الفور عمدہ نتائج برآمد ہو سکیں گے۔ اس کی کارروائیاں عالمی امن اور ترقی کے سلسلہ میں انتہائی اہم ہوں گے۔

(ماخوذ)

فاستبقوا الخیرات (بقیہ ص)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی نیصدی: چندہ عام حصہ آمد	وصولی نیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱۱۸	پاڑہ چنار	[illegible]	۱۲
۱۱۹	مدرسہ چٹھہ *	۱۲	۸
۱۲۰	۸۶-۸۷ مش *	۱۲	
۱۲۱	۱۴۷ سجاونگر آر۔ بی	۱	×
۱۲۲	ظفر آباد اسٹیٹ	۱۲	×
۱۲۳	بابا تھٹیہ		×

سرحدوں پر فوجی اجتماع کے خلاف ہندوستان سے پاکستان کا احتجاج

ہندوستانی فوجوں کو سرحدوں سے ہٹا کر واپس اپنی چھاؤنیوں میں بھیجا جائے

کراچی ۱۰ اپریل۔ پاکستان نے مغربی پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ اس سلسلہ میں احتجاجی مراسلہ بذریعہ تار حکومت ہند کو بھیج دیا گیا ہے۔

احتجاجی مراسلہ میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کی سرحدوں پر جو فوجیں جمع کی گئی ہیں انہیں واپس اپنی چھاؤنیوں میں بھیج دیا جائے جہاں وہ امن کے زمانہ میں رہتی ہیں مراسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیشتر فوجیں ان مقامات پر جمع ہوئی ہیں جہاں انہی دنوں سرحدی واردات ہوئی ہیں۔ ان میں فیروزپور کے نزدیک حسینی والا ہیڈورکس کا نواح خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ دفتر خارجہ کے نزدیکی ذرائع نے بتایا ہے کہ مغربی پاکستان کی سرحدوں کے ساتھ ہندوستانی فوجوں کی "خاص" سرگرمیاں جاری ہیں۔ ہندوستانی فوجوں کو ان کی چھاؤنیوں اور ٹھکانوں سے آگے لے آیا گیا ہے جہاں وہ عام حالات میں رہا کرتی تھیں۔

ہندوستانی فوجیں اگرچہ مغربی پاکستان کی سرحدوں پر جمع ہو گئی ہیں لیکن پاکستان نے اپنی سرحدی فوجوں پر کوئی اضافہ نہیں کیا۔ اور حسب معمول بارڈر پولیس سرحدوں پر متعین ہے۔ مگر اس سلسلہ میں حفاظتی اقدامات کر لئے گئے ہیں۔

متذکرہ ذرائع نے کہا ہے کہ کسی ہمسایہ ملک کی فوجوں کا دوسرے ملک کی سرحدوں پر اجتماع سنجیدہ توجہ کا متقاضی اور سخت تشویش کا موجب ہے۔

فوجی امداد سے کشمیر کا کوئی تعلق نہیں

راجہ غضنفر علی خاں کا بیان

ڈھاکہ ۱۰ اپریل۔ پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ بھارت راجہ غضنفر علی خاں نے کل یہاں اپنے موقف کا پھر اعادہ کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے تصفیے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے دوستانہ اور پرامن ذرائع اور براہ راست بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ امریکی فوجی امداد اور معاہدہ بغداد اور سیٹو کے متعلق یہ کہنا کہ اس سے مسئلہ کشمیر کی نوعیت بدل گئی ہے لیکن بالکل غیر متعلق اور بے محل بات ہے۔

کوئٹہ میں زلزلے کا جھٹکا

کوئٹہ ۱۰ اپریل گذشتہ شب گیارہ بجے کے قریب کوئٹہ کا شہر اور نواحی دیہات زلزلے کے خفیف سے جھٹکے سے لرز اٹھے۔ زلزلہ کا مرکز کوئٹہ سے دس میل شمال کی طرف تھا۔ کوئی نقصان نہیں ہوا

تلاش

ایک چھوٹا سوٹ کیس جس میں چند پارچات کے علاوہ بعض ضروری کاغذات ہیں۔ بتاریخ ۸ اپریل ربوہ کے اڈہ لاری پر یا ۸ بجے صبح کی لاہور جانے والی بس سے گم ہو گیا ہے۔ جس صاحب کو اس کے متعلق کچھ معلوم ہو سکے دفتر نصرت گرلز سکول ربوہ میں اطلاع دیکر انعام حاصل کریں۔

(عبدالمنان عمر)

وفات

مکرم ملک بہادر خان صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر مورخہ ۷ اپریل بمقام سرگودھا وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم سلسلہ کے کاموں میں برابر حصہ لینے والے مخلص دوست تھے ان کی نعش ۷ اپریل کو ربوہ میں لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد از نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خورشید احمد سیالکوٹی)

بمبئی میں ۱۹۲ افراد گرفتار

بمبئی ۱۰ اپریل پولیس نے آج یہاں ۱۹۲ افراد کو صوبوں کی از سر نو حد بندی کے منصوبے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ ۵۵ افراد کو جلسوں اور جلوسوں پر پابندی کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا اور دوسرے چھ پولیس کے فرائض میں مداخلت کرنے پر حراست میں لے لئے گئے۔ مظاہروں کی یہ مہم مہاراشٹر کے صوبے سے بمبئی شہر کو علیحدہ رکھنے کے فیصلے کے خلاف شروع کی گئی ہے۔

کراچی میں طوفان سے چھ ہلاک

کراچی ۱۰ اپریل ہفتے کے دن کراچی میں شدید طوفان کے ساتھ جو ژالہ باری ہوئی تھی اس کے نتیجہ میں چھ افراد کو اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ ان میں دو لڑکے اور ان کا باپ بھی شامل ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں لڑکے بارش کے پانی میں کھیل رہے تھے۔ کہ بجلی کا تار ان پر گر پڑا۔ باپ انہیں بچانے کے لئے گیا۔ لیکن بجلی کے جھٹکے نے اسے بھی ہلاک کر دیا۔

بقیہ صفحہ (۵)

ملاحظات

"ملا علی قاری موضوعات کبیر صفحہ ۶۹ مجتبائی میں فرماتے ہیں۔

فی الترمذی متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد۔ ابن حبان وحاکم (مستدرک) میں ہے انی عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ امام بخاری نے اس کی تصحیح فرمائی کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد...... یعنی میں اس وقت نبی خاتم النبیین تھا کہ آدم علیہ السلام کا پتلا بھی تیار نہیں ہوا تھا۔ وہ ابھی روح اور جسم میں تھے"

(رسالہ ماہ طیبہ جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۳)

جب ہمارے دیگر مسلمان بھائیوں کے نزدیک یہ امر مسلمہ ہے کہ حضرت سرور کائنات سید الرسل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی "نبی خاتم النبیین" تھے جبکہ آدم علیہ السلام کا پتلا بھی تیار نہیں ہوا تھا اور وہ ابھی روح اور جسم میں تھے" تو اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین بننے کے بعد تمام انبیاء ورسل مبعوث ہوئے۔ اور آپ کی شان ختم نبوت میں کوئی فرق نہ پڑا۔ لیکن اس زمانہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی اور اتباع میں ایک امتی کے فیوض نبوت سے بہرہ ور ہونے سے آپ کی شان خاتم النبیین پر کونسا حرف آسکتا ہے؟

وہ لوگ جو ختم نبوت کا یہ مفہوم لیتے ہیں کہ بعد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مطلق طور پر باب نبوت مسدود ہے۔ انہیں مندرجہ بالا نقطہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے۔ ہم احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ حضرت مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر کسی جدید نبوت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ پایا ہے فیض محمدی سے ہی پایا نہ کہ اس سے ہٹ کر چنانچہ حضور فرماتے ہیں

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

مغربی پاکستان میں تیل کی تلاش

کراچی ۱۰ اپریل۔ مغربی پاکستان کے پچپن ہزار مربع میل کے علاقے میں تیل کی تلاش کے لئے کنوئیں کھودنے کا کام آئندہ ماہ کے اواخر میں شروع ہو جائے گا۔ سب سے پہلا کنواں کراچی سے ساٹھ میل دور مکران کے قریب ڈھاک میں کھودا جائیگا۔ اس مقصد کے لئے خاص مشینیں کراچی پہنچ گئی ہیں۔ جو سو دن میں بیس ہزار فٹ تک کھدائی کر سکتی ہیں۔ واضح رہے کہ مغربی پاکستان میں تیل کی تلاش کے لئے مرکزی حکومت نے گذشتہ دنوں ایک امریکی فرم سٹینڈرڈ انٹرنیشنل پیٹرولیم کمپنی سے معاہدہ کیا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مکران کے ساحلی علاقے میں تیل کے بڑے بڑے ذخیرے موجود ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۲)

ایک خواب

گذارش ہماری سعادت ہے۔ تو ہم احمدی احباب جماعت کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وہ خصوصیت سے اجتماعی اور انفرادی طور پر حضور کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں حضور خود بھی گذشتہ دنوں ایک دو بار کی بنا پر اپنی کامل صحت کا دارومدار دعاؤں پر قرار دے چکے ہیں۔